جب گھوڑے کو دریا میں علمدارؑ نے ڈالا
لہرانے سے موجوں کے ہوا دل تہہ و بالا
یاد آگئی بس تشنگیء سیدِ والا
رقت بہت آئی تھی مگر دل کو سنبھالا

دریا تو ادھر اور اُدھر لشکرِ قہار
مشکیزہ لیئے بیچ میں تنہا وہ علمدارؑ
تلواروں کی تھیں بجلیاں اور تیروں کی بوچھار
جا سکتے تھے آفت میں نہ اِس پار سے اُس پار

صدمے سے بھر آیا دلِ سقائے سکینہؑ
اشک آنکھوں سے ٹپکا کے کہا ہائے سکینہؑ

طوفاں تھا تلاطم تھا مصیبت کی گھڑی تھی
کیا پیاسوں کی کشتی بھی تباہی میں پڑی تھی

ہوتا تھا اِدھر خاتمہء جنگِ علمدارؑ
بسمل سے تڑپتے تھے اُدھر سیدِ ابرار
رو کر کبھی تکتے تھے سوئے فوجِ ستمگار
گر کر کبھی چلاتے تھے ہے ہے میرے غمخوار

کہتی تھی کہو صدقے گئی کچھ خبر آئی
شہؑ کہتے تھے ہمشیر جدا ہوتا ہے بھائی
دریا سے وہ نکلا تھا مگر راہ نہ پائی
مشکیزے کے لے آنے پہ ہوتی ہے لڑائی

بھائی کی صدا سُن کے تڑپ جاتی تھی زینبؑ
جب روتے تھے حضرت تو نکل آتی تھی زینبؑ

خونخواروں میں وہ صاحبِ شمشیر گھرا ہے
دریا کی ترائی میں میرا شیر گھرا ہے

www.emarsiya.com

کہتی تھی یہ گھبرائی ہوئی زوجہء عباسؑ
کیوں بیبیو بچے میرے کیا ہوگئے بے آس
کیا کہتے ہیں شاہِ شہداؑ کس سے ہوئی یاس
اے وائے مقدر نہ سکینہؑ کی بجھی پیاس
کیسی خبر آئی ہے کہ جی کھوتے ہو لوگو
تم سب میرا منہ دیکھ کے کیوں روتے ہو لوگو

ماتم تھا اِدھر گھر میں اُدھر روتے تھے شبیرؑ
واں چلتے تھے عباسِؑ علیؑ پر تبر و تیر
دریا سے بڑھے آتے تھے تولے ہوئے شمشیر
ہر سمت سے اُمڈا ہوا تھا لشکرِ بے پیر
ساحل پہ قیامت کی صف آرائی ہوئی تھی
لشکر تھا کہ دریا پہ گھٹا چھائی ہوئی تھی

کس کس سے لڑے تشنہ دہانی میں وہ بے آس
ہمدرد نہ کوئی نہ مددگار کوئی پاس
وہ فوج کا نرغہ وہ ہجومِ الم و یاس
ان سب سے سوا مشک کے چھد جانے کا وسواس
بڑھتے کماندار تو رُک جاتے تھے عباسؑ
تیر آتا تھا جب مشک پہ جھک جاتے تھے عباسؑ

فریاد کہ تھے لاکھ لعیں روکے ہوئے راہ
شمشیر بکف بیچ میں ابنِ اسداللہ
پیچھے سے پڑی تیغِ ستم دوش پہ ناگاہ
شاخِ شجرِ باغِ علیؑ قطع ہوئی آہ
اک ہاتھ تو ہمراہ گرا تیغِ دودم کے
اک ہاتھ تھا باقی وہ چلا ساتھ علم کے

www.emarsiya.com

گرنے لگا جسدم علمِ سیدِ والا
عباسؑ نے جھک کر اسے گردن سے سنبھالا
اک تیر لگا چشم پہ اور سینے پہ بھالا
بند آنکھیں ہوئیں منہ سے لہو شیر نے ڈالا
خم تھے کہ پڑا فرق پہ گرز ایک شقی کا
شق ہوگیا سر حضرتِ عباسِؑ علیؑ کا

کچھ گرزِ گراں بار کا صدمہ نہیں تھوڑا
سر پھٹ گیا پر مشک کو دانتوں سے نہ چھوڑا
نیچے جو گرے آپ کھڑا ہوگیا گھوڑا
پھر تیر نے مشکیزے کو اور سینے کو توڑا
پانی جو گرا عید ہوئی فوجِ عدو میں
مچھلی سے تڑپنے لگے عباسؑ لہو میں

ناگاہ یہ آوازِ علیؑ دشت سے آئی
شبیرؑ خبر لے کہ تصدق ہوا بھائی
چلائی یہ زینبؑ کہ دہائی ہے دہائی
حضرت نے کہا لٹ گئی بابا کی کمائی
تشریف شہِ ہردوسرا لائے ہیں زینبؑ
عباسؑ کے لاشے پہ علیؑ آئے ہیں زینبؑ

www.emarsiya.com